گناہوں سے توبہ
اور
اس کی شرائط

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

گناہوں سے توبہ

اور

اس کی شرائط

مؤلف

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

نام : گناہوں سے توبہ اور اس کی شرائط

موضوع : توبہ کی فضیلت

مؤلف : ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

ضخامت : 64 صفحات

سن : جولائی 2020 ء

پیشکش : دارلکتب

اسلامی جمہوریہ پاکستان

رابطہ نمبر : 03064866974

rizwan.tahir1989@gmail.com

گناہوں سے توبہ

اور

اس کی شرائط

نمبر شمار	عنوان	صفحہ

نمبر شمار	عنوان	صفحہ

تخلیق انسانی کا مقصد:

انسان کی تخلیق کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لیے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

(پارہ ۲۷،سورہ الذریت، آیت ۵۶)

انسانی زندگی کا مقصد تو اللہ تعالی کی بندگی کرنا اور گناہوں سے بچنا ہے مگر ہم اس کے برعکس اپنی زندگی گزار رہے ہیں ہماری زندگی کا اکثر حصہ گناہوں میں بسر ہوتا ہے یوں لگتا ہے جیسے ہم اس بات سے بے خبر ہیں کہ ہمیں کیوں پیدا کیا گیا؟ ہماری پیدائش کا مقصد کیا ہے؟ ہم نے فوت ہونے کے بعد بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر اپنی زندگی کا حساب دینا ہے کہ وہ کن کاموں میں بسر کی ہے ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَ کُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا﴾

ترجمہ کنز الایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے

(پارہ ۲۹،سورہ ملک، آیت ۲)

اے بندہ خدا تیری پیدائش کا مقصد تیرے علم میں آ چکا ہے لہذا تو اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے

کے لیے تیار ہو جا اور ہمیشہ اسی فکر میں رہ کہ کس طرح گناہوں سے بچا جائے گا تا کہ جب تو بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو تو، تو اس بات پر خوش نظر آئے کہ تو زندگی میں گناہوں سے بچنے اور نیک اعمال کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے ۔

گناہ کے دس نقصانات:

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اللہ کے اس فرمان سے ہرگز دھوکے میں نہ پڑنا

﴿مَنْ جَآ ءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلاَ يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا﴾

ترجمہ کنزالایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لیے اس جیسی دس ہیں اور جو برائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر

(پارہ۸، سورہ انعام، آیت ۱۶۰)

کیونکہ گناہ اگرچہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس بری خصلتیں لاتا ہے

۱۔ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالی کو غضب دلاتا ہے اور وہ اسے پورا کرنے پر قدرت رکھتا ہے

۲۔ وہ (یعنی گناہ کرنے والا) ابلیس ملعون کو خوش کرتا ہے

۳۔ جنت سے دور ہو جاتا ہے

۴۔ جہنم کے قریب آ جاتا ہے

۵۔ وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے

۶۔ وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے

۷۔ اعمال لکھنے والے فرشتے یعنی کراما کاتبین کو ایذا دیتا ہے

۸۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روضہ مبارکہ میں رنجیدہ کرتا ہے

۹۔ زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بناتا ہے

۱۰۔ وہ تمام انسانوں سے خیانت اور رب العالمین کی نافرمانی کرتا ہے

(بحر الدموع، صفحہ ۴۸)

گناہ کرنے والے انسان کے لیے ذلت مقدر بن جاتی ہے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ انسان زندگی تو گناہوں بھری گزارے اور پھر بھی اسے معاشرے میں عزت ملے بلکہ اللہ تعالیٰ گناہ کرنے والے شخص کے لیے اپنے بندوں کے دلوں میں نفرت ڈال دیتا ہے

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان کو دنیا و آخرت میں لوگوں کے سامنے ذلیل کرنے کے علاوہ کوئی بات نہیں مانے گا اور جب کوئی بندہ رات کے وقت گناہ کرتا ہے تو صبح کے وقت ذلت اس کے چہرے سے ظاہر ہوتی ہے

(تنبیہ المغترین، صفحہ ۷۳)

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض فرماتے ہیں جو بندہ تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ مومنین کے دلوں میں اس کے لیے اپنی ناراضگی اس طرح ڈال دیتا ہے کہ اسے اس کا شعور بھی نہیں ہوتا (الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد ا، صفحہ ۶۳)

قبر میں عذاب :

حضرت سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں چاند کی ابتدائی راتوں میں قبرستان کے پاس سے گزرا تو میں نے ایک شخص کو قبر سے نکلتے ہوئے دیکھا وہ زنجیر کھینچ رہا تھا پھر میں نے دیکھا کہ ایک اور شخص زنجیر کو پکڑے ہوئے ہے اس دوسرے نے باہر نکلنے والے شخص کو اپنی طرف کھینچا اور اسے قبر میں لوٹا دیا پھر میں نے اسے اس مردے کو مارتے ہوئے دیکھا اور مردہ کہہ رہا تھا کیا میں نماز نہیں پڑھتا تھا؟ کیا میں جنابت سے غسل نہیں کرتا تھا؟ کیا میں روزے نہیں رکھتا تھا؟ تو اس مارنے والے نے جواب دیا ہاں کیوں نہیں (تو واقعی یہ کام کرتا تھا) مگر جب تو تنہائی میں گناہ کیا کرتا تھا تو اس وقت اللہ سے نہیں ڈرتا تھا۔

(الزاوجر عن اقتراف الکبائر، جلد ا، صفحہ ۶۹)

حضرت سیدنا ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں موت اور (مرنے کے بعد ہڈیوں کی) بوسدگی کو یاد کرنے کے لیے کثرت سے قبرستان آتا جاتا تھا ایک رات میں قبرستان میں تھا کہ مجھے نیند آ گی تو میں

سو گیا اور میں نے خواب میں دیکھا ایک کھلی ہوئی قبر ہے اور ایک کہنے والے کو یہ کہتے سنا یہ زنجیر پکڑ و اور اس کے منہ میں داخل کر کے اس کی شرمگاہ سے نکالو تو وہ مردہ کہنے لگا یا رب کیا میں قرآن نہیں پڑھتا تھا؟ کیا میں تیرے حرمت والے گھر کا حج نہیں کرتا تھا پھر وہ اسی طرح ایک کے بعد دوسری نیکی گنوانے لگا تو میں نے ایک کہنے والے کو یہ کہتے سنا تو لوگوں کے سامنے یہ اعمال کیا کرتا تھا لیکن جب تنہائی میں ہوتا تو نافرمانیوں کے ذریعے مجھ سے اعلان جنگ کرتا اور مجھ سے ڈرتا نہیں تھا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد ا، صفحہ ٦٩)

گناہ ظاہری ہو یا باطنی، گناہ چھوٹا ہو یا بڑا اللہ نے ہر گناہ چھوڑنے کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿ وَذَرُوْ ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ ﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا گناہ

حضرت سیدنا سلیمان تیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں آدمی پوشیدہ طور پر ایک گناہ کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اس پر ذلت طاری ہو جاتی ہے

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد ا، صفحہ ٦٦)

چھوٹے گناہ بھی باعث ہلاکت ہیں :

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض فرماتے ہیں تیرے نزدیک گناہ جتنا چھوٹا ہوگا اتنا ہی اللہ کے نزدیک بڑا ہوگا اور تیرے نزدیک گناہ جتنا بڑا ہوگا اتنا ہی اللہ کے نزدیک چھوٹا ہوگا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد۱، صفحہ۶۳)

حضرت سیدنا بلال بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گناہ کے چھوٹا ہونے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو تم کس کی نافرمانی کر رہے ہو۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد۱، صفحہ۶۶)

حضرت سیدنا سلیمان بن عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھ سے ایک گناہ سرزد ہوا تو میں نے اسے حقیر جانا پھر جب میں سویا تو خواب میں مجھ سے کہا گیا کسی گناہ کو حقیر نہ جانو اگرچہ وہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو کیونکہ آج جو گناہ تمہارے نزدیک چھوٹا ہے کل وہی گناہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہوگا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد۱، صفحہ۱۷)

یاد رہے گناہ چھوٹا ہو یا بڑا وہ ہلاکت کا باعث ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ان

گناہوں سے بھی اجتناب کرو جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو کیونکہ یہ انسان پر جمع ہو کر اسے ہلاکت میں ڈال دیتے ہیں بلا شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کی ایک مثال بیان فرمائی ہے جیسے کچھ لوگ ہوں جنہوں نے کسی جنگل میں پڑاو کیا پھر ان کے کھانے کا وقت ہو گیا تو کچھ آدمی ادھر ادھر (لکڑیاں اکٹھی کرنے) نکل گے اور ایک شخص ایک لکڑی لے کر آیا دوسرا ایک اور لے آیا حتی کہ انہوں نے ایندھن کا ڈھیر لگا لیا اور آگ جلائی پھر جو کچھ اس آگ میں ڈالا پکا لیا (اسی طرح چھوٹے چھوٹے گناہ مل کر بہت بڑی ہلاکت کا باعث ہو سکتے ہیں)

(الترغیب والترہیب، جلد۲، صفحہ ۲۳۸)

حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا، اے عائشہ حقیر سمجھے جانے والے گناہوں سے بھی بچتی رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے متعلق بھی سوال پوچھا جائے گا۔

(الترغیب والترہیب، جلد۲، صفحہ ۲۳۸)

حضرت سعد بن جندہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنگ حنین سے فارغ ہو کر لوٹے تو ہم نے ایک صحراء میں پڑاو کیا جہاں کوئی چیز نہیں تھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اکٹھے ہو جاو جس نے جو کوئی چیز پائی ہو لے آئے اور جسے کوئی ہڈی یا دانت ملا ہو وہ بھی لے آئے، راوی

کہتے ہیں کچھ ہی دیر کے بعد ہم نے ایک ڈھیر اکٹھا کرلیا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ڈھیر کو دیکھ رہے ہو؟ پس اسی طرح آدمی پر گناہ جمع ہوتے رہتے ہیں جس طرح تم نے اس ڈھیر کو اکٹھا کیا ہے لہذا آدمی کو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے (اور توبہ کرتے رہنا چاہیے) کہ کسی چھوٹے گناہ کا ارتکاب کرے اور نہ بڑے کا کیونکہ یہ سب اس کے خلاف شمار ہوں گے۔

(الترغیب والترہیب، جلد۲، صفحہ۲۳۸)

اے بندہ خدا کیا یہ تو نے سن نہیں رکھا کہ ایک عورت کو صرف اس لیے عذاب میں مبتلا کیا گیا کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا چنانچہ سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہوئی جسے اس نے باندھ دیا تھا اور وہ اسے کھانے کے لیے کچھ نہیں دیتی تھی وہ اس بلی کو چھوڑتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود ہی زمین کے کیڑے مکوڑے وغیرہ کھا لیتی یہاں تک کہ بھوک کی وجہ سے وہ بلی مرگئی۔

(صحیح مسلم، جلد۳، حدیث۶۵۵۳)

ہلاکت :

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چار کام ایسے ہیں جب آدمی ان میں حد سے بڑھ جاتا ہے تو ہلاک ہو جاتا ہے اور بھٹک جاتا ہے

۱۔جماع کی کثرت ۲۔شکار کی کثرت

۳۔جوئے بازی کی کثرت ۴۔گناہوں کی کثرت

(تنبیہ المغترین،صفحہ۱۷)

اے بندہ خدا سلامتی اسی میں ہے کہ بندہ گناہوں کو چھوڑ کر اللہ رب العزت کی اطاعت میں اپنی زندگی بسر کرے جو بندہ گناہوں بھری زندگی گزارتے ہوئے اس دنیا سے جائے گا یقیناً اسے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی،اس کا شدید غضب،انبیاءکرام علیھم السلام واولیاءکرام رحمھم اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت سے محرومی اورجہنم کی سزاؤں جیسی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا،ہمارے اسلاف گناہ کرنا تو بڑی دور کی بات اگر ان کے اندر گناہ کا خیال بھی داخل ہو جاتا تو وہ اپنے نفس کو ڈانٹ ڈپٹ کرتے اوراسے سخت سزائیں دیتے منقول ہے کہ ایک بزرگ کے نفس میں گناہ کا شوق پیدا ہوا تو وہ صحرا کی طرف نکل کھڑے ہوئے وہاں جا کر کپڑے اتارے اورگرم ریت پرلوٹنا شروع کر دیا اوراپنے نفس سے مخاطب ہو کر کہا

”اے رات کے وقت مردار کی طرح چار پائی پر پڑے رہنے والے اوردن فضولیات میں ضائع کرنے والے نفس اس تپش کو چکھ لے جہنم کی آگ تو اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر گرم ہے جب تیرے لیے یہ

حرارت قابل برداشت نہیں تو جہنم کی آگ کی گرمی کیسے برداشت کرے گا"

(منہاج العابدین، صفحہ ۲۸۵)

اسلاف کی حالت :

اگر شامت نفس سے کسی بزرگ سے زندگی میں ایک ہی گناہ سرزد ہوجاتا تو وہ ساری زندگی خوف خداوندی کی وجہ سے اس گناہ کو یاد کر کے اشک باری کرتے اور بارگاہ خداوندی میں ہمیشہ توبہ واستغفار کرتے رہتے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک بار بچپن میں گناہ سرزد ہوگیا تو اس کے بعد آپ جب بھی نیا پیرہن تیار کرواتے تو اس کے گریبان پر وہ گناہ درج کر دیتے اور اسی کو دیکھ کر اس درجہ گریہ وزاری کرتے کہ غشی طاری ہوجاتی۔

(تذکرۃ الاولیاء، صفحہ ۲۱)

حضرت سیدنا داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ ایک مقام سے گزرے تو بے ہوش ہوکر زمین پر تشریف لے آئے ہوش آنے کے بعد لوگوں نے بے ہوشی کا سبب پوچھا؟ تو ارشاد فرمایا یہاں پہنچا تو مجھے یاد آیا کہ اس مقام پر میں نے ایک شخص کی غیبت کی تھی لہذا مجھے اللہ کی پکڑ اور آخرت کے حساب کا خیال آ گیا بس اسی خوف سے میں بے ہوش ہوگیا۔

(نزھۃ المجالس، جلد ا، صفحہ ۴۶۴)

موت کی تمنا :

ہمارے بزرگوں کے اندر گناہوں سے نفرت کا جذبہ اس قدر رہوتا تھا کہ وہ گناہوں میں پڑنے کے خوف سے موت کی تمنا کیا کرتے تھے

حضرت عطا اسلمی رحمۃ اللہ علیہ موت کی تمنا کیا کرتے تھے حضرت عطا ارزق رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے پوچھا کہ آپ اس چیز کی تمنا کیسے کرتے ہیں؟ جس (کی تمنا) سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا ہے

تو آپ نے فرمایا زندگی وہ چاہتا ہے جس کی نیکی میں دن بدن اضافہ ہو لیکن میرے اور آپ جیسے لوگ زندگی سے کس چیز کی امید کریں؟

(تبنیه المغترین، صفحہ ٦٨)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موت کی تمنا کرتے تھے اس سلسلے میں ان سے سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا مجھے ڈر ہے کہ میں ایسے زمانے میں چلا جاؤں جس میں نیکی کرنے کا حکم اور برائی سے روکنے کا عمل نہ ہو۔

(تنبیه المغترین، صفحہ ٦٧)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے مشائخ کو یوں پایا کہ وہ موت کی تمنا

کرتے تھے اس پر مجھے تعجب ہوتا تھا لیکن اب میری حالت یہ ہے کہ جو موت کی تمنا نہ کرے مجھے اس پر تعجب ہوتا ہے۔

(تنبیہ المغترین، صفحہ ۶۸)

اے بندہ خدا ہوش میں آ اور گناہوں کو ترک کر دے زندگی کے ایام کم ہوتے جا رہے ہیں عنقریب تجھے موت آئے گی اور تو اندھیری قبر میں چلا جائے گا پھر تجھے ایک ہی غم ہوگا کہ کاش زندگی گناہوں میں بسر نہ کی ہوتی بلکہ زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کیے ہوتے اور یہ وہ وقت ہوگا کہ نہ پچھتاوا کام آئے گا اور نہ گزرے دن واپس آئیں گے اگر گناہوں کے سبب تو عذاب جہنم میں گرفتار ہو گیا تو پھر یہی کہتا پھرے گا کہ کاش گناہ نہ کیے ہوتے اور اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دیا تو پھر بھی تیرے پاس پچھتاوے کے سوا کچھ نہ ہوگا کیونکہ اس وقت یہی غم تجھے ہوگا کہ کاش زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کیے ہوتے اور ان لوگوں میں شامل ہو گیا ہوتا جو جس وقت چاہتے ہیں اپنے رب کا دیدار کرتے ہیں

گناہوں میں مشغول رہنے کی وجوہات :

گناہوں میں مشغول رہنے کی بہت سی وجوہات ہیں جن کی بناء پر انسان گناہوں میں زندگی گزارتا ہے اور توبہ کی طرف مائل نہیں ہوتا ان میں سے بعض کا مختصر

ذکر کیا جاتا ہے تا کہ انسان ان کی حقیقت سے آگاہ ہو کر انہیں ترک کر دے اور گناہوں سے بچنے میں کامیاب ہو جائے۔

حب دنیا :

گناہوں میں مشغول رہنے کا سب سے پہلا سبب حب دنیا ہے کیونکہ

برائیوں کی جڑ :

نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے ''

(مشکاۃ المصابیح، جلد۲، حدیث۴۹۸۳)

شیخ الاسلام امام عبداللہ بن حداد حضرمی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے کہ دنیا کی محبت ہر خطا کی جڑ، ہر آفت کی اصل، ہر مصیبت کی بنیاد، ہر فرتنے کا سرچشمہ اور ہر مشقت کا مرکز ہے اور یہ ایسی مصیبت ہے جس کا نقصان اس زمانے میں پھیل چکا، جس کا شر چھا چکا اور جس کا خطرہ بہت بڑھ چکا ہے پھر بھی لوگ شرم و عار محسوس کیے بغیر برملا اس کی محبت کا اظہار کرتے ہیں دنیا کی محبت لوگوں کے دلوں میں کامل طور پر گھر کر چکی ہے دنیا سجانے اور اس کا ساز و سامان اکٹھا کرنے کی اندھی حرص انہیں دنیا سے محبت ہی کے نتیجے میں ملی ہے ان کی دوڑ دھوپ دن و رات شبہات اور حرام کو شکار کرنے میں ہی صرف

ہورہی ہے گویا یوں لگتا ہے کہ اللہ نے ان پر دنیا کو سجانا، اسے آباد کرنا ایسے ہی فرض کیا ہے جیسا کہ نماز اور روزے۔

اسی کی محبت کی وجہ سے دین کے نشانات مٹ گے، یقین کے انوار ماند پڑ گے، نصیحت کرنے والوں کی زبانیں بند ہوگیں، اسی کی وجہ سے ہدایت کے راستے بند اور گمراہی کے راستے کھل گے، رب لم یزل کی قسم دنیا کی محبت اندھا اور بہرہ فتنہ اور ایسا سیاہ اندھیرا ہے کہ جس میں نہ تو کوئی دعا قبول ہوتی ہے اور نہ ہی کسی پکارنے والے کی پکار سنی جاتی ہے

(رسالۃ المذاکرہ، صفحہ ۶۲)

آیت قرآنی :

دنیا کی مذمت میں کئی قرآنی آیات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے

﴿ فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَ اٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا • فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی ﴾

ترجمہ کنز الایمان :تو وہ جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تو بے شک جہنم ہی اس کا ٹھکانہ ہے

(پارہ ۳۰، سورہ النزعت، آیت ۳۷۔۳۹)

دنیا کی حثیت :

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی کوئی حثیت نہیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا

'' دنیا لعنتی ہے اور جو اس میں ہے وہ لعنتی ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور وہ چیزیں جو اللہ کو پسند ہیں نیز عالم اور علم سکھنے والے کے سوا ''

(سنن ابن ماجہ، جلد ۲، حدیث ۴۱۱۲)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحلیفہ میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردار بکری کو ٹانگ اٹھائے دیکھا تو فرمایا اللہ کی قسم جتنی یہ بکری اپنے مالک کے سامنے حقیر ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی کچھ حثیت ہوتی تو کافر کو اس میں سے پانی کا ایک قطرہ بھی پینے کو نہ دیتا۔

(سنن ابن ماجہ، جلد ۲، حدیث ۴۱۱۰)

ہلاکت و بربادی :

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک منادی کرنے والا یہ نداء کر رہا تھا کہ دنیا اہل دنیا کے لیے چھوڑ دو، دنیا کو دنیا داروں کے لیے ترک کر دو، دنیا کو دنیا والوں کے لیے خود سے

الگ کر دو، جس نے ضرورت سے زیادہ دنیا جمع کر لی اس نے اپنی ہلاکت و بربادی اختیار کر لی جبکہ وہ اسے محسوس نہیں کرتا۔

(الترغیب والترہیب، جلد۲، صفحہ۵۴۷)

حب دنیا کا نقصان :

شہنشاہ مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' جس کے دل میں حب دنیا سرایت کر جائے اسے تین چیزیں لاحق ہوتی ہیں

۱۔ بدبختی جو اس کے رنج والم ختم نہ ہونے دے گی

۲۔ حرص جو اس کو تونگری تک نہ پہنچنے دے گی

۳۔ لمبی امیدیں جن کی کوئی حد نہیں ہوتی

پس دنیا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی، جو شخص طالب دنیا ہو آخرت اس کو ڈھونڈتی ہے حتی کہ موت اسے آ لیتی ہے اور پکڑ لیتی ہے اور جو بندہ آخرت کا طالب ہوتا ہے تو یہ دنیا اس کے پیچھے پیچھے اسے تلاش کرتی پھرتی ہے یہاں تک کہ وہ اس سے اپنی روزی کا پورا پورا حصہ پا لیتا ہے

(الترغیب والترہیب، جلد۲، صفحہ۵۵۶)

قیامت کے دن حسرت :

حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' قیامت کے دن ہر ایک کو یہ حسرت ہوگی کہ کاش اسے دنیا میں تھوڑی روزی بھی نہ دی ہوتی ''

(رسالۃ المذاکراۃ، صفحہ ۷۵)

حب دنیا کا گناہ :

نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' دنیا کی محبت ایک ایسا گناہ ہے جو (بغیر توبہ کے) معاف نہیں ہوتا ''

(رسالۃ المذاکراۃ، صفحہ ۷۵)

اخروی زندگی کو ترجیح دو :

حضور تاجدار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' جو اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے وہ آخرت کا نقصان اٹھاتا ہے پس تم باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی پر ترجیح دو ''

(الترغیب والترہیب، شعب الایمان)

حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اے ابن آدم تمہارے لیے ایک دنیاوی زندگی ہے اور ایک اُخروی لہذا تم دنیاوی زندگی کو اُخروی زندگی پر بلکل ترجیح نہ دینا کیونکہ خدا کی قسم میں نے بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ جنھوں نے اپنی دنیاوی زندگی کو اخروی زندگی پر ترجیح دی تو وہ ذلیل و رسوا ہو کر ہلاکت میں مبتلا ہو گئے۔

(بحرالدموع، صفحہ ۱۳۵)

دنیا کو ٹھکرانے والے :

حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایسے ایسے نیک لوگوں کی صحبت میں رہا جن میں سے بعض حضرات پر پچاس پچاس سال ایسے گزر گے کہ انھوں نے نہ کبھی اپنے لیے بستر بچھائے اور نہ کبھی آرام کے لیے چادریں تہہ کیں اور نہ ہی کبھی گھر کے لیے کھانا پکوایا ان میں سے کوئی ایک لقمہ ہی کھاتا مگر پھر بھی اس کی خواہش ہوتی کہ اس لقمے کی جگہ اپنے منہ میں پتھر ڈال لیتا نہ تو وہ دنیا ملنے پر خوش ہوتے اور نہ ہی اس کے چلے جانے پر غم زدہ ہوتے تم جس مٹی کو اپنے پیروں تلے روندتے ہو ان کے نزدیک دنیا کی حقیقت اور حثیت اس مٹی سے بھی کم تھی، ان کے بلکل قریب میں حلال مال ہونے کے باوجود جب ان میں سے کسی سے کہا جاتا کہ اس میں سے قدر کفایت ہی لے لیں تو

جواب ملتا خدا کی قسم میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ مجھے خوف ہے کہ اگر میں نے اس میں سے کچھ لے لیا تو یہ میرے دل و دین کے بگاڑ کا سبب بن جائے گا۔

(بحر الدموع، صفحہ ۱۵۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وعظ :

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ میں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور دنیا ترک کرو اگر چہ تمھیں دنیا کا چھوڑنا اچھا معلوم نہ ہوگا مگر وہ تم کو چھوڑ دے گی اس کو نیا کرنا چاہتے ہو اور وہ تمہارے جسموں کو پرانا کیے جاتی ہے تمہاری اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے مسافر کسی راہ پر چلیں گے اور گویا اس کو طے کر لیں یا پہاڑ پر پہنچیں اور اس پر چڑھ جائیں، راہ تو چلتے چلتے کسی حد پر ختم ہو ہی جاتی ہے اور اکثر ایسا ہی ہے کہ جس کی بات دنیا میں بنی ہوئی ہے موت کا جلد باز پیادہ اس کے پیچھے ہے یہاں تک کہ دنیا سے جدا ہو جائے تو پھر دنیا کی تکلیف ونقصان میں پریشان نہ ہونا چاہیے کیونکہ وہ بھی بالآخر ختم ہو جائیں گئے طالب دنیا پر تعجب ہے کہ وہ طالب دنیا ہے اور موت اس کی طالب اور غافل سے تعجب ہے کہ اسے غفلت ہے مگر اس کے حال سے غفلت نہ کی جائے گی۔

(احیاء العلوم الدین، جلد ۳، صفحہ ۳۶۴)

دنیا سے دل کیوں لگاؤں؟ :

حضرت سیدنا عون بن عبداللہ فرمایا کرتے تھے کہ افسوس میں کتنی غفلت کرتا ہوں؟ حالانکہ مجھ سے حساب و کتاب میں ہرگز غفلت نہیں برتی جائے گی میری زندگی کیونکر خوشگوار ہوسکتی ہے؟ حالانکہ میرے سامنے ایک کٹھن دن ہے میں عمل میں چستی کیوں اختیار نہیں کرتا؟ حالانکہ میں نہیں جانتا میری موت کا وقت کیا ہے؟ میں دنیا میں کیسے خوش رہوں حالانکہ مجھے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا، میں اسے ترجیح کیوں دوں؟ مجھ سے پہلے جس نے بھی دنیا کو ترجیح دی دنیا نے اسے نقصان پہنچایا، میں اسے کیوں پسند کروں؟ یہ تو فنا ہوکر مٹ جائے گی میں اس کی حرص کیوں رکھوں؟ کیونکہ میرا مسکن اور جائے قرار تو کہیں اور ہے میں اس (دنیا کے چلے جانے) پر کیوں افسوس کروں؟ کیونکہ خدا کی قسم میں نہیں جانتا میرے گناہوں کی وجہ سے میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔

(بحرالدموع، صفحہ ۱۵۵)

2۔نفسانی خواہشات کی اتباع :

گناہوں میں پڑنے کا دوسرا سبب نفسانی خواہشات کی اتباع ہے،نفسانی خوہشات کی اتباع کرنے والے گناہوں سے نہیں بچ سکتے کیونکہ نفس انسان تو

ہمیشہ برائی کی دعوت دیتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ ﴾

ترجمہ کنزالایمان : بے شک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے

(پارہ ۱۳، سورہ یوسف، آیت ۵۳)

امت پر خوف :

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم، نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف خواہش کی اتباع اور لمبی امید کا ہے خواہش کی اتباع حق بات سے بھی روک دیتی ہے اور لمبی امید آخرت کو بھولنے کا باعث ہے "

(رسالہ قشیریہ، صفحہ ۲۸۸)

جنت اور جہنم کا گھیراؤ :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " جنت تکالیف میں گھری ہوئی ہے اور جہنم نفسانی خواہش میں گھری ہوئی ہے "

(صحیح مسلم، جلد ۳، حدیث ۷۰۰۱)

اسلاف کے اقوال :

حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، میں دو چیزوں سے بہت زیادہ خوف زدہ رہتا ہوں

۱۔خواہش کی پیروی

۲۔لمبی امیدیں

خواہش کی پیروی سے تو اس لیے خوف آتا ہے کہ یہ حق قبول کرنے میں رکاوٹ بن جاتی اور اس پر عمل کرنے سے روکتی ہے اور لمبی امیدوں سے خوف زدہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ آخرت بھلا دیتی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، جلد ا، صفحہ ۱۶۱)

شیخ ابوالقاسم عبدالکریم ھوازن قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جان لو کہ جس شخص کے نفس کی خواہشات ظاہر ہوتی ہیں اس شخص کے انس الہی کے ستارے ڈوب جاتے ہیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں برائی کا حکم دینے والا نفس وہ ہے جو ان ہلاکتوں کی طرف بلاتا ہے جو دشمنوں کی مددگار اور ایسی خواہشوں کی اتباع کرنے والی ہیں جو طرح طرح کی برائیں کے ساتھ تہمت زدہ ہیں۔

حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص نفس کی کسی ایک چیز کو بھی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے وہ اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

حضرت سلمی رحمۃ اللہ علیہ کے دادا فرماتے ہیں کہ بندے کی آفت اپنے نفس کے کاموں پر راضی ہونا ہے (ماخوذ از، رسالہ قشیریہ، صفحہ ۲۸۹)

حضرت داود علیہ السلام کی طرف وحی :

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اے داؤد اپنے اصحاب کو خواہش کے مطابق کھانے سے ڈراؤ بے شک وہ دل جو دنیاوی خواہشات میں لگے رہتے ہیں ان کی عقلیں مجھ سے پردے میں ہوتی ہیں

(رسالہ قشیریہ، صفحہ ۲۹۲)

اسلاف کا نفس کی مخالفت کرنا :

ہمارے اسلاف نفس کی مخالفت کرتے اور اس کی خواہش کو دبا دیتے تھے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرا نفس تیس یا چالیس سال سے مجھ سے مطالبہ کر رہا ہے کہ میں ایک گاجر شہد میں ڈبو کر

کھاؤں لیکن میں نے اس کی بات نہیں مانی۔

(رسالہ قشیریہ، صفحہ ۲۹۱)

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ قریب المرگ تھے آپ کے دل میں گرم روٹی کا ثرید جس میں شہد اور دودھ شامل ہو کھانے کی خواہش پیدا ہوئی آپ نے اپنے خادم کو حکم دیا کھانا تیار کر کے لے آیا تو آپ نے کھانا دیکھ کر فرمایا اے نفس تو نے تیس سال صبر کیا اب زندگی کے آخری لمحات میں صبر نہیں کر سکتا اور کھانا کھائے بغیر واصل حق ہو گئے۔

(مکاشفۃ القلوب، صفحہ ۳۸)

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے منقول ہے کہ آپ کو کئی سال تک لوبیا کھانے کی خواہش رہی مگر آپ نے نہ کھایا۔

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے نفس نے مجھ سے تنہائی کا مطالبہ کیا تو میں نے اپنے نفس سے کہا نہیں حتیٰ کہ تم ان لوگوں کے ساتھ بیٹھو اور کسی مسئلہ میں کلام نہ کرنا، فرماتے ہیں میں ان کے ساتھ ایک سال تک بیٹھا رہا اور میں کسی مسئلہ میں کلام نہیں کرتا تھا میرے سامنے مسئلہ کان کریدتا اور میں اس میں کلام کرنے کی اس قدر خواہش رکھتا کہ پیاسے آدمی کو ٹھنڈے پانی کی بھی اس قدر خواہش نہ ہوگی

لیکن میں اس میں کلام نہیں کرتا تھا۔

(ماخوذ از، رسالہ قشیریہ)

3۔لمبی امیدیں باندھنا :

گناہوں میں پڑنے کا تیسرا بڑا سبب لمبی امیدیں باندھنا ہیں لمبی امیدیں باندھنا بہت بُرا مرض ہے یہ جس کے ساتھ چمٹ جاتا ہے اسے فکرِ آخرت سے غافل کرکے دنیا کی محبت میں گرفتار کر دیتا ہے اس طرح انسان گناہوں میں ملوث رہتا ہے اور توبہ میں ٹال مٹول کرتا رہتا ہے جس کی وجہ سے اسے آخرت کا بہت بڑا خسارہ برداشت کرنا پڑتا ہے کیونکہ ایسا شخص نیک اعمال کرنے سے محروم رہتا ہے اور اچانک اسے موت آ دبوچتی ہے ایسے لوگ ہی پھر یہ کہتے ہیں

﴿فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَا اٰخَّرْتَنِیْ اِلٰیٓ اَجَل قَرِیْب فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ﴾

ترجمہ کنزالایمان : پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا۔

(پارہ ۲۸، سورہ المنافقون، آیت ۱۰)

تو اس سے کہا جائے گا

﴿وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا﴾

ترجمہ کنز الایمان :اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آ جائے۔

(پارہ ۲۸، سورہ المنافقون، آیت ۱۱)

احادیث مبارکہ :

حضور نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں

۱۔ آنکھوں کا خشک ہونا (یعنی خوف خداوندی سے آنسو نہ بہانا) ۲۔ سخت دل ہونا

۳۔ لمبی امیدیں باندھنا ۴۔ دنیا کی حرص

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس امت مسلمہ کی ابتداء میں فلاح و بہتری زہد اور یقین کامل کی بناء پر ہوگی اور اس کی انتہاء بخل اور لمبی امیدوں سے ہوگی۔

سیدہ ام الولید بنت عمر رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں ایک شام حضور علیہ الصلوۃ والسلام اچانک تشریف لائے اور فرمانے لگے لوگو کیا تم حیا نہیں کرتے؟ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس بات سے؟ ارشاد فرمایا تم لوگ اس قدر جمع کرتے ہو جسے تم کھا نہیں سکتے، ایسی عمارت بنا رہے ہو جنہیں آباد نہ کر سکو گے اور ایسی ایسی لمبی امیدیں باندھ رہے ہو جن کو حاصل نہیں کر سکتے کیا تمھیں ایسی باتوں سے حیا نہیں

آتی؟

(الترغیب والترہیب، جلد۲، صفحہ۱۰۶)

طول امل کی وجہ سے جنم لینے والی بیماریاں :

دنیا میں طویل عرصہ تک زندہ رہنے کی امید کو طول امل (یعنی لمبی امید) سے تعبیر کیا جاتا ہے یہ جس میں پائی جاتی ہے اس کے نہایت احمق اور بیوقوف ہونے کی دلیل ہوتی ہے کیونکہ وہ یقین کو چھوڑ کر وہم پر اعتماد کر لیتا ہے حالانکہ اگر اسے شام کے وقت پوچھا جائے کہ کیا تجھے یقین ہے کہ تو صبح تک زندہ رہے گا؟ یا صبح کے وقت پوچھا جائے کیا تجھے شام تک زندہ رہنے کا یقین ہے؟ تو ضرور اس کا جواب نفی میں ہوگا اس کے باجود وہ دنیا کے لیے ایسے کوشش کرتا ہے جیسے اسے مرنا ہی نہیں یہاں تک کہ اگر اسے کہہ دیا جائے کہ تم دنیا میں ہمیشہ رہو گے تب بھی وہ اپنی اس حرص میں اضافہ کی گنجائش نہیں پائے گا پس جس کی یہ حالت ہو اس سے بڑھا احمق کون ہوسکتا ہے نیز لمبی امیدیں ان تمام بری عادتوں اور برے کاموں کی بنیاد ہیں جو بندے کو اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری سے روک کر مصیبت ونافرمانی میں دھکیل دیتے ہیں جیسے لالچ، بخل اور تنگدستی۔

(رسالۃ المذاکرۃ، صفحہ۵۲)

برا عمل :

حضرت سیدنا داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس کی امید لمبی ہو جائے اس کا عمل برا ہو جاتا ہے۔

(منہاج العابدین، صفحہ ۱۴۲)

4۔محاسبہ نفس کا ترک کرنا :

گناہوں میں مشغول رہنے کا آخری اور چوتھا سبب محاسبہ نفس کو ترک کرنا ہے انسان جب نفس کا محاسبہ کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اسے اپنے گناہ نظر نہیں آتے اور وہ موت کو بہت دور سمجھتے ہوئے فکر آخرت سے غافل ہو جاتا ہے اس طرح نہ گناہ اس کے سامنے آتے ہیں نہ احساس پیدا ہوتا ہے اور نہ وہ توبہ کی طرف مائل ہوتا ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اپنے نفسوں کا حساب لو اس سے قبل کہ تمہارا حساب لیا جائے اور ان کو جانچو اس سے قبل کہ تمہاری جانچ کی جائے۔

(احیاء العلوم الدین، جلد ۴، صفحہ ۴۸۷)

اللہ تعالیٰ نے نفس کا محاسبہ کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿ یٓا ایُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُو ا تُّقُو اللّٰہَ وَ لُتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدا ﴾

ترجمہ کنزالایمان :اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔

(پارہ ۲۸، سورہ الحشر، آیت ۱۸)

وصیت :

ایک شخص حضور نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے وصیت فرمایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو وصیت چاہتا ہے؟ اس نے عرض کی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کسی امر کا ارادہ کرے تو اس کے انجام کو سوچ لے اگر وہ اچھا ہو تو کر لے اور اگر وہ برا ہو تو اس سے باز آ جا۔

(احیاء العلوم الدین، جلد ۴، صفحہ ۴۸۷)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد :

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن اپنے نفس کا نگران ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے حساب لیا کرتا ہے، قیامت میں ان لوگوں کا حساب ہلکا ہوگا جنہوں نے دنیا میں اپنے نفسوں سے حساب لیا ہوگا اور قیامت کے دن سخت حساب ان لوگوں کا ہوگا جنہوں نے

نفس سے حساب نہ کیا۔

(احیاء العلوم الدین، جلد۴، صفحہ ۴۸۷)

حجاج کا خطبہ :

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حجاج کا خطبہ سنا وہ کہہ رہا تھا اللہ تعالیٰ ایسے بندے پر رحم کرے جو اپنے نفس کا حساب لے قبل اس کے کہ اس کا حساب دوسرے کے قبضہ میں چلا جائے اور اس بندہ پر رحم کرے جو اپنے عمل کی بھاگ تھامے اور غور وفکر کرے کہ اس سے میری مراد کیا ہے اور اس پر رحم کرے جو اپنے پیمانہ عمل پر نظر رکھے اور اس پر بھی جو اپنی میزان پر نظر رکھے، حجاج نے ایسے لوگوں کا نام لیا کہ مجھے رلا دیا۔

(احیاء العلوم الدین، جلد۴، صفحہ ۴۸۷)

اسلاف کا محاسبہ نفس کا کرنا :

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے منقول ہے کہ جب رات ہوتی تو اپنی ٹانگوں پر درہ لگاتے اور اپنے نفس سے فرماتے تونے آج کیا کیا؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور میں باہر نکلے آپ ایک باغ میں چلے گے میرے اور آپ کے درمیان ایک دیوار حائل تھی میں نے آپ کو یوں

فرماتے ہوئے سنا کیا خوب عمر بن خطاب امیر المومنین ہے بخدا تو خدا سے ڈرتا رہ ورنہ تجھے عذاب دے گا۔

(احیاء العلوم الدین، جلد۴، صفحہ ۴۸۷)

ایک بزرگ کے بارے منقول ہے کہ آپ اپنے نفس کا حساب کیا کرتے تھے ایک دن انہوں اپنی عمر کا حساب کیا تو ساٹھ سال نکلی اس کے دن گنے تو اکیس ہزار پانچ سو دن ہوئے چیخ ماری کہ ہائے افسوس کہ بادشاہ حقیقی سے اکیس ہزار پانچ سو دنوں کے ساتھ ملوں گا ہر روز کے اگر دس ہزار گناہ ہوں گے تو کیا کروں گا؟ پھر غشی کھا کر گر گے اور ان کا فوراً انتقال ہو گیا۔

(احیاء العلوم الدین، جلد۴، صفحہ ۴۸۷)

ایک عارف کا قول :

ایک عارف کا قول ہے کہ میں جانتا ہوں کہ میرے نفس کی اصلاح اسی میں مضمر ہے کہ مجھے یہ علم ہو کہ میرا نفس کہاں تک فساد پسند ہے اور کتنا گنہگار ہے جب ایک آدمی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کے نفس میں فلاں عیب موجود ہے اور وہ اس کی اصلاح نہیں کرتا تو اس کا یہ رویہ اس کو گنہگار بنانے کے لیے کافی ہے جبکہ وہ توبہ کی طرف بھی مائل ہونے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

(کتاب الصدق، صفحہ ۳۶)

محاسبہ کے ارکان :

شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبداللہ انصاری ہروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

محاسبہ کے تین ارکان ہیں

۱۔ معاملات سے گناہ کو جدا کرنا

۲۔ نعمت کا خدمت سے موازنہ کرنا

۳۔ اپنے نصیب کو مولا کریم کی نعمت سے جدا کرنا

رکن اول کی حقیقت کو پہچاننا یہ ہے کہ تو جان لے

۱۔ جس کام میں شیطان کی شرکت ہے وہ گناہ ہے

۲۔ جس معاملہ میں ظلم شامل ہے وہ گناہ ہے

۳۔ جو عمل خلاف سنت ہے وہ مصیبت ہے

دوسرے رکن کی اصل کا پہچاننا یہ ہے کہ تو جان لے

۱۔ نعمتوں کی قدر نہ کرنا (اللہ تعالیٰ) سے صریحاً دشمنی ہے

۲۔ نعمتوں کے اعتراف کے بعد شکر نہ کرنا تاوان کے مترادف ہے

۳۔ مصیبت میں مشغول رہنا زوال ایمان کی بنیاد ہے

تیسرے رکن کی اصل کا عرفان یہ ہے کہ

۱۔ ہرایسی خدمت جس کے عوض تو دینار کا طلبگار ہے وہ تیرا ثمر ہے

۲۔ ہرایسی خدمت جس سے تو آخرت چاہتا ہے وہ تجھے حاصل ہوگی

۳۔ ہرایسی خدمت جس سے تو اللہ تعالیٰ کا طلبگار ہے تو تیری اصل قدر قیمت ہے

(صدمیدان، صفحہ ۳۷)

توبہ :

گنہگاروں کی اقسام :

انبیاءکرام علیھم السلام گناہوں سے معصوم اوراولیاءکرام رحمھم اللہ تعالیٰ محفوظ ہوتے ہیں ان کے علاوہ جتنے انسان ہیں ان سے گناہ سرزد ہوتے رہتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ بعض افراد شامت نفس کی وجہ سے گناہوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں مگر یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان سے گناہ بہت کم ہوتے ہیں اورایسے افراد بہت کم ہیں اور جب ان سے گناہ ہوتا ہے تو فوراًاپنے پروردگار کی بارگاہ میں توبہ کرلیتے ہیں یہ لوگ یقیناً سعادت مند ہیں

اور بعض افرادایسے ہیں کہ وہ نیک اعمال بھی بجالاتے ہیں اور گناہوں سے بھی نہیں بچتے ایسے لوگوں کی

مثال اس شخص کی طرح ہے جو اپنے ایک کندھے پر جواہرات کی تھیلی اور دوسری طرف پتھروں کی تھیلی اٹھا کر لمبا سفر کرتا ہے جواہرات تو اس کے کام آئیں گے جبکہ پتھر اس کے لیے مشقت، تکلیف اور تھکاوٹ کا باعث بننے کے علاوہ کسی کام نہ آئیں گے اسی طرح نیک اعمال جنت میں بلندی درجات کا سبب ہوں گے اور گناہ اسے جہنم کے عذاب میں دھکیل دیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ ان دونوں آدمیوں میں سے کس کو بہتر فرماتے ہیں ایک شخص بہت زیادہ نیکیاں کرتا ہے اور گناہ بھی بہت زیادہ کرتا ہے دوسرا آدمی نیکیاں کم کرتا ہے اور گناہ بھی کم کرتا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا دونوں برابر ہیں

(منہاج العابدین، صفحہ ۱۹۳)

اور تیسرے درجہ کے وہ لوگ ہیں جو کثرت سے گناہ کرتے ہیں اور نیک اعمال کی طرف بلکل نہیں آتے ،ساری زندگی گناہوں کی دلدل میں پھنسے رہتے ہیں اور اسی طرح بغیر توبہ کیے دنیا سے چلے جاتے ہیں اپنی زندگی میں نہ تو انہیں گناہوں سے نفرت اور گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے نہ شرمندگی ہوتی ہے نہ تو اطاعت الٰہی کی طرف ان کے دل راغب ہوتے ہیں اور نہ ہی ان پر وعظ ونصیحت کا اثر ہوتا ہے

اے بندہ خدا تیری زندگی کے ایام کم ہوتے جارہے ہیں دنیا فنا ہورہی ہے جبکہ تیرا نامہ اعمال مسلسل

گناہوں سے سیاہ ہو رہا ہے عنقریب تجھے موت پکڑ لے گی پھر تیرے پاس اطاعت الٰہی کا کوئی راستہ نہیں رہے گا لہذا تو اس موجودہ زندگی کو غنیمت جان اور اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کر کے اسے راضی کر لے جو بندہ صدق دل سے توبہ کرتا ہے اللہ رب العزت اس پر کتنا خوش ہوتا ہے اس کا اندازہ اس حدیث مبارک سے لگا لے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی ویرانے میں اپنی سواری پر موجود ہو اور پھر وہ سواری کہیں چلی جائے اس شخص کے کھانے پینے کا سامان اس سواری پر موجود ہو جب وہ اس سے مایوس ہو جائے تو ایک درخت کے پاس آ کر اس کے سائے میں لیٹ جائے اپنی سواری کی واپسی سے مایوسی کے اِس عالم کے دوران وہ اسے اپنے پاس کھڑا ہوئے پائے اور پھر اس کی لگام پکڑ کر شدید خوشی کے عالم میں یہ کہے اے اللہ تعالیٰ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں، یعنی خوشی کی شدت کی وجہ سے غلط جملہ کہہ دے۔

(صحیح مسلم، جلد۳، حدیث ۶۸۳۲)

توبہ کا حکم :

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو توبہ کرنے کا حکم دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿ وَ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعا اَیُّہَ الْمُوْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾

ترجمہ کنزالایمان : اور اللہ کی طرف توبہ کرو، اے مسلمانوں سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

(پارہ ۱۸، سورہ النور، آیت ۳۱)

گناہوں سے درگزر :

جب بندہ صدق دل سے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما کے اس کے تمام گناہوں سے درگزر فرماتا ہے ارشاد خداوندی ہے

﴿ وَ ھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَ یَعْفُوْ عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴾

ترجمہ کنزالایمان : اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

(پارہ ۲۵، سورہ الشوریٰ، آیت ۲۵)

دخول جنت کی بشارت :

توبہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں داخلے کی بشارت دی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحا فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَ لَایُظْلَمُوْنَ شَیْئا ﴾

ترجمہ کنز الایمان :مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے اور اچھے کام کیےتو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور انہیں کچھ نقصان نہ دیا جائے گا۔

(پارہ ۱۶،سورہ مریم،آیت ۶۰)

اللہ کا محبوب :

توبہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے ایسا شخص اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے ارشاد فرمایا

﴿ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ ﴾

ترجمہ کنز الایمان : بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو

(پارہ ۲،سورہ البقرہ،آیت ۲۲۲)

احادیث مبارکہ :

توبہ کے فضائل پر ان کے علاوہ بھی آیات موجود ہیں اور اس کی فضیلت میں کثیر تعداد میں احادیث وارد ہوئی ہیں جن میں سے چند یہاں نقل کی جاتی ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم اتنے گناہ کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر اللہ سے توبہ کرو تو اللہ تمہاری توبہ قبول فرمائے گا

(سنن ابن ماجہ، جلد ۲، حدیث ۴۲۴۸)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم، نبی محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
'' گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں ''

(سنن ابن ماجہ، جلد۲، حدیث ۴۲۵۰)

بہترین خطا کار :

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
''تمام انسان خطا کار ہیں اور بہترین خطا کار توبہ کرنے والا ہے ''

(سنن ابن ماجہ، جلد۲، حدیث ۴۲۵۱)

ہر گناہ بخش دیا جائے گا :

حضرت ابوطویل شطب الممد ود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اس آدمی کے بارے آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں جو تمام گناہوں کا ارتکاب کرتا ہو کوئی گناہ ترک نہ کرتا ہو اور اس سلسلے میں اپنی ہر چھوٹی و بڑی حاجت پوری کر لیتا ہے کیا ایسے شخص کی بھی توبہ قبول ہوسکتی ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کیا تم اسلام قبول کر چکے ہو ؟ وہ عرض کرنے لگا یہ میں ہی ہوں اور اب پڑھتا ہوں '' اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ '' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نیکی کے کام کرو اور گناہوں کو ترک

کر دو تو اللہ تعالیٰ ان گناہوں کو بھی تمہارے لیے نیکیوں میں تبدیل کر دے گا وہ عرض گزار ہوئے اور جو میں نے دھوکہ بازیاں کی ہیں اور کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کیا ہے؟ (ان کا کیا ہوگا) ارشاد فرمایا، ہاں (وہ بھی بخش دیے جائیں گے) وہ بولے اللہ اکبر پھر یہی الفاظ کہتے چلے گے حتیٰ کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

(الترغیب والترہیب، جلد۲، صفحہ۵۱۹)

گناہ بھلا دیئے جاتے ہیں :

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کی تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' بندہ جب اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے اور اس کے زمین پر نشانات بھی مٹا ڈالتا ہے یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ کی طرف سے اس کے گناہوں کا کوئی گواہ نہیں ہوگا ''

(الترغیب والترہیب، جلد۲، صفحہ۵۱۱)

توبہ کے تین انعام :

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم، نور

مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’ توبہ کرنے والے جب اپنی قبروں سے نکلیں گے تو ان کے سامنے سے مشک کی خوشبو پھیلے گی وہ جنت کے دسترخوان میں سے آکر اس میں سے کھائیں گے اور وہ عرش کے سائے میں ہوں گئے جبکہ دیگر لوگ حساب کی سختی میں مبتلا ہوں گے ‘‘

(بحرالدموع، صفحہ ۳۷)

توبہ کا انعام :

نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’ کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے پھر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اور اس پر قائم رہتا ہے تو اللہ اس کا ہر نیک عمل قبول فرمالیتا ہے اور اس سے سرزد ہونے والا ہر گناہ بخش دیتا ہے اور (معاف ہوجانے والے) ہر گناہ کے بدلے جنت میں اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے اور اس کی ہر نیکی کے بدلے اسے جنت میں ایک محل عطا فرماتا ہے اور حوروں میں سے ایک حور سے اس کا نکاح فرمادیتا ہے

(بحرالدموع، صفحہ ۳۴)

رحمت الٰہی کی وسعت :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان جب تک تو مجھ سے دعا کرتا اور امید رکھتا

رہے گا میں تیرے گناہ بخشتا رہوں گا چاہے تجھ میں کتنے ہی گناہ ہوں مجھے کوئی پرواہ نہیں اے انسان اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں اے انسان اگر تو زمین بھر بھی گناہ لے کر میرے پاس آئے لیکن تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں تیرے گناہوں کو بخش دوں گا،

(جامع ترمذی، جلد۲، حدیث ۱۴۶۵)

توبہ کرنے والا :

نبی اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو ''

(مکاشفۃ القلوب، صفحہ ۵۷)

گناہوں سے توبہ کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنا دوست بنا لیتا ہے اور اس کے تمام گناہوں کو معاف کر کے اپنے دامن رحمت میں لے لیتا ہے اس بندہ کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور اس سے خوش ہوتا ہے اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے دنیا میں اسے عزت عطا کرتا اور ذلت ورسوائی سے بچاتا ہے۔

حکایت :

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ

ایک نوجوان سامنے آیا اس نے کپڑوں کے نیچے بوتل چھپا رکھی تھی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے نوجوان یہ کپڑوں کے نیچے کیا اٹھا رکھا ہے ؟ اس بوتل میں شراب تھی نوجوان نے اسے شراب کہنے میں شرمندگی محسوس کی اس نے دل میں دعا کی یا اللہ مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے شرمندہ اور رسوا نہ فرما ان کے ہاں میری پردہ پوشی فرمانا میں کبھی شراب نہیں پیوں گا، اس کے بعد نوجوان نے عرض کیا اے امیر المومنین میں سرکہ اٹھائے ہوئے ہوں، آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ، جب اس نے وہ بوتل آپ کے سامنے کی اور آپ نے اسے ملاحظ کیا تو وہ سرکہ تھا۔

(مکاشفۃ القلوب، صفحہ ۵۸)

مذاق کرنے والا :

جو شخص گناہوں پر قائم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگتا ہے اس کے بارے میں فرمایا ''گناہ پر قائم رہتے ہوئے اس گناہ سے معافی مانگنے والا ایسے ہے جیسے اپنے رب کے ساتھ مذاق کرنے والا ''

(الترغیب والترہیب، جلد ۲، صفحہ ۵۱۱)

توبہ کی تعریف :

امام ابوالقاسم عبدالکریم ھوازن قشیری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں لغت عرب کے مطابق حقیقت

توبہ '' رجوع '' ہے کہا جاتا ہے تاب یعنی رجوع کیا۔

پس توبہ اس چیز سے جو شریعت میں مذموم ہے اس چیز کی طرف رجوع کرنا ہے جو شریعت میں محمود ہے

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا '' ندامت توبہ ہے ''

(رسالہ قشیریہ، صفحہ ۱۹۶)

توبہ کی اقسام :

حضرت استاذ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

توبہ کی تین قسمیں ہیں ۱۔ توبہ ۲۔ انابہ ۳۔ اوبہ

توبہ ابتدائی مقام ہے، اوبہ انتہائی مقام ہے اور انابہ دونوں کے درمیان ہے جو شخص عقاب کے ڈر سے توبہ کرے وہ صاحب توبہ ہے جو شخص ثواب کی طمع کرتے ہوئے توبہ کرئے وہ صاحب انابہ (منیب) ہے اور جو شخص حکم خداوندی کی بجا آوری کرتے ہوئے توبہ کرئے ثواب کی رغبت یا عذاب کا خوف پیش نظر نہ ہو وہ صاحب اوبہ (آئب) ہے

(رسالہ قشیریہ، صفحہ ۱۹۹)

حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

توبہ کی دو اقسام ہیں ۱۔ توبہ انابت ۲۔ توبہ استجابت

توبہ انابت یہ ہے کہ بندہ عذاب خداوندی کے خوف سے توبہ کرے اور توبہ استجابت یہ ہے کہ اس کے کرم سے حیاء کرتے ہوئے توبہ کرے۔

(رسالہ قشیریہ، صفحہ ۲۰۲)

عوام اور خواص کی توبہ :

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے توبہ کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا عوام کی توبہ گناہوں سے ہوتی ہے اور خواص کی توبہ غفلت سے ہوتی ہے۔
حضرت عبداللہ بن محمد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے جو شخص گناہوں سے توبہ کرتا ہے اس میں اور جو شخص غفلت سے توبہ کرتا ہے اس میں اور جو شخص نیکیوں کو دیکھنے سے توبہ کرتا ہے ان میں بہت بڑا فرق ہے۔
(رسالہ قشیریہ، صفحہ ۲۰۱)

اسلاف کے اقوال :

امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم فرماتے تھے اس شخص پر تعجب ہے جو ناامید ہوتا ہے حالانکہ اس کے پاس نجات ہے جب آپ سے پوچھا جاتا نجات کیا ہے؟ فرماتے کثرت استغفار
حضرت ابوالجوزاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے بندہ گناہ کر کے اس پر مسلسل نادم رہتا ہے حتیٰ کہ جنت میں

چلا جاتا ہے تو شیطان کہتا ہے کاش میں اس کو اس گناہ میں نہ ڈالتا۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص ہر صبح و شام توبہ نہیں کرتا وہ ظالموں میں سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو شخص گناہ میں پڑے اور پھر اس کو یاد آئے اور وہ دل میں خوفزدہ ہو جائے تو لوح و محفوظ سے اس کا یہ گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جنت کے آٹھ دروازے ہیں تمام دروازے کھلتے ہیں اور بند ہوتے ہیں سوائے توبہ کے دروازے کے اس پر ایک فرشتہ مقرر ہے وہ اسے بند نہیں ہونے دیتا پس اللہ سے دعا کرو اور مایوس نہ ہو۔

حضرت حبیب بن تمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے جو شخص گناہ کا ارتکاب کرے پھر اللہ سے ڈرے کہ وہ اسے عذاب دے گا تو اللہ اسے بخش دیتا ہے۔

(ماخوذ از ، تنبیہ المغترین)

اسے بخش دیا :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں ایک شخص جس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی مرتے وقت اس نے اپنے گھر والوں سے کہا جب وہ مر جائے تو اسے جلا دینا اور اس کا نصف حصہ خشکی میں اڑا دینا اور نصف سمندر میں بہا دینا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قسم اگر

اللہ تعالیٰ نے اسے تنگی کا شکار کیا تو اسے ایسا دردناک عذاب دے گا جو تمام جہانوں میں کسی ایک کو بھی نہیں دے گا جب وہ شخص مر گیا تو اس کے گھر والوں نے وہی کیا جس کی اس نے ہدایت کی تھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت خشکی نے اس کے اجزاء کو اکٹھا کر دیا اور سمندر نے بھی اس کے اجزاء کو اکٹھا کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی اے میرے پروردگار تیرے خوف کی وجہ سے، ویسے تو زیادہ بہتر جانتا ہے (حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا) اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

(صحیح مسلم، جلد۳، حدیث۶۸۵۲)

حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی :

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی اے آدم تمہاری اولاد تھکاوٹ اور مشقت کی وارث ہوئی اور تو نے ان کو توبہ کا وارث بنایا پس ان میں سے جو شخص بھی مجھے اس طرح پکارے گا جس طرح تو نے پکارا تو میں اسے اسی طرح جواب دوں گا جس طرح تجھے جواب دیا

اے آدم (علیہ السلام) میں توبہ کرنے والوں کو قبروں میں سے اس طرح اٹھاؤں گا کہ وہ خوش ہوں گے اور ہنس رہے ہوں گے اور ان کی دعا قبول کی گئی۔

(رسالہ قشیریہ، صفحہ۲۰۳)

توبہ کا طریقہ :

بندہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں جس انداز سے بھی توبہ کرے گا وہ مالک اپنے فضل سے قبول فرمالے گا لیکن یہ طریقہ سب سے بہترین ہے جسے شہنشاہ تصوف حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے فرماتے ہیں

جب توبہ واستغفار کے ذریعے تم گناہوں کی قید سے آزاد ہوجاواور آئندہ کے لیے اپنے دل کو گناہوں سے پاک وصاف رکھنے کا ارادہ کرلوتو توبہ اس خلوص سے کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو سچا اور مخلص پائے جہاں تک ہوسکے ان لوگوں کو راضی کرلوجن کو تم نے مالی بدنی یا دینی کسی قسم کی بھی کوئی اذیت دی ہو فرائض وہ دیگر احکام جورہ گئے ہیں ان کی بھی حتی الامکان قضا دےلو باقی ماندہ گناہوں کے بارے میں اللہ کے حضور گریہ وزاری کرلوتو پھر غسل کرو، پاک کپڑے پہنو، باوضو ہوکر خشوع وخضوع کے ساتھ چار رکعت نوافل نماز توبہ ادا کرو، اپنی پیشانی کو ایسی جگہ پر رکھو جہاں اللہ کے سوا تمعیں کوئی دیکھ نہ رہا ہو پھر اپنے سر کو خاک آلودہ کرواور اپنے معزز ترین چہرے کو خاک آلودہ کرواور غمگین دل کے ساتھ گڑ گڑا کر اپنے ایک ایک گناہ کو یاد کرواور اپنے نفس کو زجر وتوبیخ کرواور سخت انداز میں کہو

اے نفس تجھے شرم اور حیاء نہیں آتی کیا تیری توبہ کا وقت ابھی نہیں آیا کیا تو اللہ جبار وقہار عظیم کے عذاب الیم کو سہنے کی طاقت رکھتا ہے کیا تو اپنے اوپر اللہ کو ناراض کرنے کا خواہش مند ہے؟

گناہوں کو بار بار یاد کرتے ہوئے ان الفاظ کو دہراؤ پھر سجدے سے سر اٹھا کر خدا کے سامنے ہاتھ پھیلا کر یوں دعا مانگو

یا الٰہی تیرا بھاگا ہوا غلام تیری طرف لوٹ آیا ہے، تیرا نافرمان بندہ صلح کی طرف لوٹ آیا ہے، تیرا گنہگار بندہ عذر خواہی کے لیے حاضر ہے مجھے اپنے کرم سے بخش دے اور اپنے فضل سے قبول فرما لے اے اللہ میرے طرف نظر رحمت فرما اور میرے سابقہ تمام گناہوں کو معاف فرما دے اور باقی عمر میں گناہوں سے محفوظ فرما تو ہی ہر بھلائی اور اچھائی کا مالک ہے اور تو ہی ہم پر مہربان رحیم ہے پھر یہ دعا کرے اسے دعاے شدت کہتے ہیں

اے مشکلات کو حل کرنے والے اے غم ناک لوگوں کی جائے پناہ اے وہ ذات کہ جب کسی چیز کا ارادہ فرماتی ہے تو کہتی ہے ہو جا تو ہو جاتی ہے ہمیں گناہوں نے گھیر رکھا ہے تو ہی مغفرت و بخشش کا ذخیرہ ہے تو مجھے معاف فرما دے بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے،

پھر حتی الوسع روئے اور عاجزی کا اظہار کرے اور یہ دعا کرے

اے وہ ذات جسے ایک کام دوسرے کام سے اور ایک ذات دوسری ذات سے غافل نہیں کر سکتی اے وہ ذات جسے مسائل کی کثرت مغالطے میں نہیں ڈالتی اور جسے سوال میں اصرار کرنے والوں کا اصرار توجہ بٹنے نہیں دیتا ہمیں اپنے درگزر کی ٹھنڈک اور مغفرت کی حلاوت پہنچا، اے ارحم الراحمین بے شک تو ہر چیز

پر قادر ہے۔

ان دعاؤں کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور تمام مومنین و مومنات کے لیے دعاے مغفرت کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔

جب یہ تمام باتیں پوری ہو جائیں تو سمجھو نصوحی توبہ حاصل ہو گی اور تم گناہوں سے ایسے پاک ہو گئے کہ آج ہی پیدا ہوئے ہو اب تمعیں اللہ تعالیٰ دوست بنا لے گا اور تم بہت اجر و ثواب کے مستحق ہو جاو گئے تم پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی بارش برسائے گا جسے بیان کرنا ممکن نہیں، اب تمعیں حقیقی امن، غضب الٰہی اور گناہوں کی سزا سے خلاصی ہو جائے گی، دنیا اور آخرت میں گناہوں کی آفت سے چھوٹ جاو گے۔

(منہاج العابدین، صفحہ۵۴تا۵۶)

حضرت یحییٰ بن معاذ کا انداز دعا :

حضرت یحییٰ بن معاذ اللہ تعالیٰ سے یوں ہم کلام ہوتے

بے شک ابلیس تیرا بھی دشمن ہے اور ہمارا بھی دشمن ہے اسے کوئی چیز غصہ نہیں دلاتی جو تیرے معاف کرنے کے مقابلے میں زیادہ زخمی کرتی ہو پس تو اپنی رحمت کے ساتھ ہمیں معاف کر دے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے

(تنبیه المغترین، صفحہ۳۲۲)

اے میرے مولا تو ہم سے عفوو درگزر روالا معاملہ فرما اے میرے پاک پروردگار اگر معاف کرنا تیری صفت نہ ہوتی تو اہل معرفت کبھی بھی تیری نافرمانی نہ کرتے جب ایک لمحے کا ایمان پچاس سال کے کفر کو مٹا دیتا ہے تو یہی ایمان اپنے مابعد گناہوں کو ضرور مٹا دے گا چاہے گناہ کتنے ہی بڑے ہوں ایمان کی بدولت ضرور معاف کر دیئے جائیں گئے۔

اے میرے پاک پروردگار میں تجھ سے اس حال میں دعا کر رہا ہوں کہ میرے گناہوں سے لتھڑے ہوئے ہاتھ دعا کے لیے پھیلے ہوئے ہیں اور آنکھیں تیری رحمت اور تیرے عفوو کرم سے بھیگی ہوئی ہیں اے مولا ہمیں جہنم سے آزادی کا پروانہ عطا فرمادے۔

اے اللہ میں اس بات پر پختہ یقین رکھتا ہوں کہ میرے گناہ محض تیری رحمت سے ہی بخشے جائیں گے اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ تو گناہوں کو معاف نہ کرے حالانکہ تو تو جواد وغفار ہے تو ضرور بالضرور میرے گناہوں کو بخش دے گا۔

یا اللہ میں تجھے تیرے فضل وکرم کا واسطہ دیتا ہوں تو میری غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرما، الٰہی میری دعا کو قبول فرمالے اگر تو قبول فرمالے گا تو میرے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے تیرے دریا رحمت کا ایک قطرہ میرے سارے گناہوں کی سیاہی دھوڈالے گا۔

الٰہی بتقاضائے بشریت مجھ سے گناہ سرزد ہوجاتے ہیں میرے تمام گناہوں کو بخش دے اور میری تمام

خطاؤں کو معاف فرمادے۔

(عیون الحکایات، حصہ اول، صفحہ ۳۱۰)

توبہ کے آداب :

گزشتہ شطور میں توبہ کرنے کا طریقہ مفصل بیان ہو چکا ہے مگر توبۃ النصوح کے کچھ آداب ہیں جب تک وہ نہ پورے کیے جائیں توبہ صحیح نہیں ہوتی ان کو پورا کرنا ضروری ہے شیخ ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

۱۔ تائب ہونے والا شخص احکام الہیہ کی انجام دہی میں جو افراط و تفریط کر چکا ہے پہلے اس پر نادم ہو۔

۲۔ پھر وہ خدا کے حضور یہ عزم صمیم کرے کہ وہ آئندہ ایسا کوئی کام نہیں کرے گا جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو اور وہ ہمیشہ استغفار کرتا رہے گا۔

۳۔ لوگوں کے جان و مال کی تلافی کرتا رہے گا اور خدا اور اس کے بندوں کے سامنے اپنی غلطیوں کا اعتراف بدستور کرتا رہے گا اور آئندہ کے لیے خوف خدا، آخرت کا غم اور آتش دوزخ کا ڈر اس کے دل میں آباد رہے گا تا کہ اس کے دل میں یہ گمان تک نہ پیدا ہو کہ اس نے اپنے اخلاص کی تکمیل و تصیح میں کامیابی کر لی ہے بلکہ اسے پیہیم یہی فکر دامن گیر رہے کہ شائید خدا نے ابھی اس کی توبہ قبول نہیں کی تا کہ وہ جس عمل سے توبہ کر رہا ہے اس سے پوری طرح بیزار ہو جائے۔

۴۔ اس کے علاوہ توبہ کرنے والے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اسے کبھی بھی اس قدر بے خوف نہیں ہونا چاہیے کہ اسے اس کام کی پرواہ تک نہ رہے جس کا ارتکاب خدا کے غضب کی آگ کو بھڑکا دے۔

(کتاب الصدق، صفحہ ۳۱)

توبہ کی شرائط :

حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے توبہ کی چار شرائط بیان کی ہیں جب یہ چاروں شرائط پائی جائیں گی تو توبہ درست ہوگی ورنہ نہیں

۱۔ شرط اول :

اس سے مراد یہ ہے کہ دل کو اس بات کا پابند بنالے کہ آئندہ بلکل گناہ نہیں کروں گا، اگر گناہ کو ترک کر دیا لیکن دل میں خیال ہوا پھر کبھی کروں گا یا ابتدا ہی گناہ چھوڑنے کا پختہ ارادہ نہ کیا ہو بلکہ تر دد میں رہا تو ایسا شخص پھر گناہ کرنے لگ جاتا ہے اگر چہ وقتی طور پر گناہ سے رک جاتا ہے مگر اسے تائب نہیں کہا جا سکتا۔

۲۔ شرط دوم :

ایسے گناہ سے توبہ کی جائے جس طرح کا گناہ پہلے ہو چکا ہے کیونکہ اگر اس سے پہلے ایسا گناہ اس سے سرزد نہیں ہوا صرف آئندہ کے لیے گناہوں سے بچنا چاہتا ہے تو اسے تائب نہیں بلکہ

متقی کہیں گے۔

۳۔ شرط سوم :

جن گناہوں سے توبہ کر رہا ہے وہ سابقہ گناہ کے مرتبے میں اس جیسا ہو۔

۴۔ شرط چہارم :

گناہوں سے توبہ کرنا اللہ کی تعظیم اور اس کے عذاب الیم کے ڈر کی وجہ سے ہو نہ کہ دنیاوی غرض، لوگوں کے خوف، طلب ثناء، مرتبہ کی تلاش، جسمانی کمزوری یا محتاجی کی وجہ سے ہو۔
جب توبہ کی یہ چار شرائط پائی جائیں تو توبہ مکمل ہو جائے گی اور اسے توبہ صادقہ کہا جائے گا۔

(منہاج العابدین، صفحہ ۴۴)

گناہوں کی اقسام :

گناہوں کی تین اقسام ہیں

۱۔ اللہ تعالیٰ کے فرض کردہ وہ احکام جن کو اس نے ادا نہیں کیا جیسے نماز، روزہ، زکوۃ اور حج وغیرہ، زندگی بھر جتنی نمازیں قضا ہو چکی ہیں ان کا حساب لگا کر انہیں ادا کرے اگر حساب نہیں لگتا، یاد نہیں ہے کہ اب تک کتنی نمازیں قضا ہوئی تو اندازہ لگا کر اس حساب سے ادا کریں، غالب گمان سے کچھ زائد پڑھ لیں کم نہ ہونے دیں۔

فرض روزے عمر بھر جتنے قضاء کیے وہ سب رکھیں اگر کبھی روزہ توڑ دیا تھا اور کفارہ کی شرائط پائی جارہی ہوں تو کفارہ بھی ادا کریں۔

اگر صاحب نصاب تھا اور زکوۃ فرض ہو چکی تھی تو جب سے صاحب نصاب ہوا تھا اس وقت سے حساب لگا کر پوری زکوۃ بھی ادا کرے۔

اور اگر زندگی میں استطاعت تھی اور حج نہیں کیا تھا تو اب حج بھی کرے۔

جب بندہ توبہ کے ساتھ ان فرائض کی قضاء کرے گا جن کو چھوڑ چکا تھا تو گناہ اول سے توبہ درست اور مکمل ہو گئی۔

۲۔ گناہوں کی دوسری قسم وہ ہے جن کا تعلق بندے اور رب تعالیٰ کے درمیان ہے جیسے شراب نوشی کرنا، گانے باجے سننا، طوافوں کا ناچ دیکھنا، بدنگاہی کرنا وغیرہ جب بندہ توبہ کے ساتھ پختہ عزم کر لیتا ہے کہ وہ آئندہ یہ گناہ نہیں کرے گا تو گناہوں کی قسم دوم سے اس کی توبہ درست ہوتی ہے۔

۳۔ گناہوں کی تیسری قسم وہ ہے جس کا تعلق بندے اور مخلوق کے درمیان ہے اس گناہ سے توبہ درست اس وقت ہوگی جب بندہ لوگوں سے معافی مانگ لے جن پر ظلم کیا ہے اگر چوری کی یا ڈاکہ ڈالا ہے تو ان کا مال لوٹا دے اگر غربت کی وجہ سے لوٹا نہیں سکتا تو ان سے معاف کروا لے اگر کسی کو ناحق قتل کیا ہے تو اس کے عوض قصاص لازم ہے اگر مقتول کے وارثین معاف کر دیں تو ٹھیک ورنہ بارگاہ الٰہی میں

گریہ وزاری کرے تا کہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت مقتول کو تجھ سے راضی کردے اگر کسی کی غیبت کی تھی، کسی کو گالی دی تھی کسی پر بہتان لگایا تھا تو ان سب کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کرے اور ان سے معافی مانگے جب اس طرح کرو گے تو گناہوں کی تیسری قسم سے بھی توبہ درست و مکمل ہوگی۔

الحمدللہ ۲۴ شوال المکرّم ۱۴۳۴ھ کو یہ رسالہ مکمل ہوا

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی

کی تصانیف وتالیفات

- ☆ احیاءِ مخطوطات، وقت کا تقاضہ
- ☆ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- ☆ فیس بک کا استعمال، مقاصد اور احتیاطیں
- ☆ گناہوں سے توبہ اور اس کی شرائط
- ☆ اسلام میں علماء کا مقام
- ☆ القول العالیہ فی ذکر المعاویہ
- ☆ وسیلہ اور واسطہ

اس وقت میرے سامنے محبی ومکرمی ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

کی تالیف ''گناہوں سے توبہ اور اس کی شرائط'' موجود ہے

مؤلف نے گناہوں کے نقصانات، اسلاف کی گناہوں سے نفرت،

گناہوں میں مشغول رہنے کے اسباب، گناہوں سے توبہ کی

فضیلت، اس کا طریقہ کار، توبہ کی اقسام نیز تائبین کی اقسام وغیرہ

جملہ موضوعات پر بڑے احسن اور عام فہم انداز میں روشنی ڈالی ہے

میری نظر میں اس موضوع پر مختصر اور جامع کتاب نہیں گزری کتاب

کے ماخذ ومراجع پر نظر ڈالیں تو قرآن وحدیث کے بعد تصوف کی

امہات الکتب سے استفادہ کیا گیا ہے گویا مؤلف اور کتاب پر

تصوف کا غلبہ ہے انشاء اللہ یہ کتاب ہر مسلمان کے لیے نفع بخش

ثابت ہو گی خود بھی مطالعہ کریں اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیں

محمد سلمان رضا قادری